نور افشاں

گلدستۂ اخبارات

نورافشاں

—— آجکل ہمارے معاصر جنگ مصر کی بابت کچھ کچھ رائے زنی کرتے ہیں اور اکثر معاصروں کو شک کی جگہ بھی تھا مگر واقعات حال پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ ابھی تک عربی پاشا کا حوصلہ اور دل اس درجہ منتقی ہوا ہو کہ قریب جوار میں یہاں تک نہیں بلکہ تمام اور دور مقامات کی رعایا مصر کو دغا کر کے ایسا دل [illegible] سے مقابلہ کرے۔ چنانچہ [illegible] سے جانی تھی ظاہر ہوا۔ اسکندریہ کے قلعے برباد ہونے کے بعد عربی پاشا نے کمال عزم و مستعدی سے تیاری جنگ کی کہ آخرکار نہر کے دونوں ساحلوں پر توپیں لگائیں اور اب ظاہر ہے بذریعہ ریل اور توپیں برابر منگوا رہے ہیں۔ بالفعل موجود چند روز غالباً انگلشیہ یہ کوشش ہوگی کہ خود حملہ آور ہوں ہم دونوں طرف سے حملہ کر سکتے ہیں یعنی ایک خاص اسکندریہ سے دوسرے دریائے نیل کے دونوں دہانوں راستہ اور [illegible] کی جانب فوج جمع کرکے راستہ کی راہ سے غنیم پر یورش کر سکتے ہیں۔ ہمارے سپہ سالار نے مصلحت سی ہی دیکھی ہوگی کہ [illegible] اور [illegible] کے بیچ میں آمد و رفت اور رسل رسائل کا کوئی ذریعہ خطرناک باقی نہ ہے لہٰذا اسکندریہ کے باہر [illegible] آدمی کو عظیم کارساز گولیاں چلا کر [illegible] لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہیے کہ [illegible] صاحب سپرنٹنڈنٹ مشرقی [illegible] کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ [illegible] کی قوت اسطرف کم ہو۔ ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ عربی پاشا نے اپنے لئے وہ مقام تجویز کیا ہے جو قدرتی طور پر خاص جنگ کے لئے نہایت [illegible] ہو۔ یہ مقام دو جھیلوں کے درمیان اسطرح واقع ہو کہ اگر [illegible] کی فوج کثرت سے بھی ہو تو وہ [illegible] کچھ نہیں کر سکتی اور [illegible] وقت [illegible] کو تو نہیں سکتی۔ [illegible] بڑی سختیاں واقع ہوں گی کیونکہ اثنائے راہ میں ایک لق و دق بالو کا میدان پڑتا ہو جسمیں سب سے بڑھکر یہ خرابی ہو کہ پانی بھی [illegible] خاصیت رکھتا ہو۔

یاد ہوگا کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہم ایک جملے کے اخبار میں چھاپا تھا کہ جنگ مصر کے لئے اب خیر ہوگی۔ [illegible] انتظار [illegible] مقدم امر ہو۔ کیونکہ [illegible] جنگ کے شروع ہوتے ہی مصریوں کی کوشش ہوگی کہ اب [illegible] سے ہماری فوج کو محروم رکھا جائیگا۔ چنانچہ عربی پاشا نے دو مرتبہ اس امر میں کوشش کی کہ جہاں جہاں انکے مکانوں میں جو پانی بند کر دیا جاوے۔ [illegible] لکھتے ہیں کہ قریب تر مقاموں سے پانی کی رسد کثرت کے ساتھ بھی جاوے [illegible] افسروں کمسریٹ کو سب سے زیادہ اسی کی فکر چاہیئے۔

بڑے افسوس کا مقام ہو کہ آج کل یہودی ہر مقام پر تباہی کی حالت میں ہیں۔ کیونکہ جرمنی میں [illegible] پر چھری چلی۔ روس میں ایسے تباہ و خراب ہوئے کہ جسکا بیان حد سے زیادہ ہو۔ پولنڈ میں انکے گھر جلائے گئے اور ہزاروں خاندان جلاوطن ہو گئے۔ اب سنا ہو کہ قاہرہ والوں نے بھی ان بیکسوں پر دست تعدی دراز کیا ہو۔ لڑائی ہو رہی ہو اور باغیان مصریوں [illegible] قتل کئے جائیں بیچارے یہودی۔ افسوس۔

اب فرانس اور انگلستان ملکر غالباً کارروائی کرینگے مگر فرانس کا یہ امر کہ اٹلی کو بھی انگلستان شریک حال کرکے [illegible] انصاف کے خلاف ہو کیونکہ انگلستان کو [illegible] معلوم نہیں [illegible] اگر کل سلاطین یورپ ساتھ جاویں تو سب بہتر ہو لیکن اسکندریہ کے گرد و نواح میں عربی پاشا سے ایک مرتبہ خوب [illegible] جسمیں رعایا مصر [illegible] خواہ [illegible] اور اسمیں ذرا بھی شک نہیں ہو سکتا کہ [illegible] پاشا کی آزادی اور سرکشی کو خاک میں ملا دے کیونکہ عربی پاشاہ [illegible] محفوظ ہوا اور جا بجا فوج اور توپیں کی جسقدر تعداد [illegible] مقابلہ [illegible] ہم یہ لکھکر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں کہ [illegible] یاد رکھنا چاہیے کہ اس جنگ میں ہماری سرکار نے ان لوگوں کے خلاف ہتھیار اٹھایا ہو جو توفیق پاشا خدیو کے جانی دشمن اور ملک مصر کے بدخواہ اور قوم کے عدو اور محسن کش ہیں ورنہ ہم [illegible] اہالی مصر میں محبت کا سلسلہ [illegible] قائم ہوا ہوں [illegible] خدیو کی جان بچانے میں اور [illegible] کے نیچا دکھانے کو کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

—— [illegible] کے بعد [illegible] نے اپنی [illegible] ایک جلسہ منعقد کی اس مجلس میں اس سوال پر بحث ہوئی کہ سچا مذہب کونسا ہو۔ آخر الامر تمام حاضرین جلسہ نے متفق ہوکر یہ بات [illegible] کہ مسیحی مذہب کو قبول کرنا چاہیے۔ اسکے بعد انہوں نے ایک استاد کی [illegible] گیا۔ اب [illegible] صلاح ہو کہ ایک گرجا گھر [illegible] اپنے ہی خرچ سے تعمیر کریں۔ ایسا ہی [illegible] مقام [illegible] میں بھی [illegible] کے درمیان ہوا ہو۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ جس آدمی نے سچے مذہب کی تلاش کی اور راہ نجات کا طالب ہوا تو ضرور ایسا شخص مسیحی مذہب کو قبول کریگا۔ ہمارے اہل وطن بھی اگر سچے [illegible] کی کھوج میں ہیں کہ [illegible] کوشش کو کام فرمائیں تو ضرور [illegible] غور اور تامل کے بعد ہم آواز ہو کر بول اٹھیں گے کہ مسیحی مذہب سچا مذہب ہو۔

—— [illegible] کی تازہ خبر سے جسمیں مصر کے معاملات کے جدید حالات کا ایک راست بیان ہو معلوم ہوا کہ پرنس [illegible] مصر کی [illegible] کا [illegible] کو [illegible] کرینگے

مراسلات

ہندو مت اور روح کی فلسفی

(نمبر ۲)

ہمارے پچھلے مضمون میں مختصراً اسکا ذکر کیا گیا تھا کہ روح جیسے اناتما خدا بننے پر قادر نہیں ہو سکتی جیسا کہ ہنود کی دینی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔ اور ہمنے اس مسئلہ پر کئی ایک اعتراض بھی کئے تھے جو کہ ہمارے دلکو اسی مسئلہ کے بارہ میں اگر اور کچھ نہیں تو بڑے اعتراض معلوم ہوتے ہیں بہرحال کے لئے ہم اس سے درگذر کرتے ہیں جب کوئی صاحب روح کا خدا ہونا ثابت کریگا تب ہمارے لئے وقت کافی ملیگا کہ اسبات پر اور غور کریں ✤

ہندو فلاسفی کے بموجب کل مخلوقات یا یوں کہیں کہ کل اشیائے عالم مندرجہ ذیل تین باتوں میں منقسم ہیں یعنی (۱) جو مادہ ہوتا ہو کہ ہر جگہ خواہ اپنی ذات میں یا صفات موجود ہو۔ (۲) جو ذات و صفات میں [illegible] (محدود) [illegible] پہلا مطلق دوسرا مطلق نہ مقید اور تیسرا مقید ہو۔ انکے خیال کے بموجب پہلا اور دوسرا [illegible] (غیر فانی) ہیں اور تیسرا [illegible] (فانی) ✤

یہ دیکھنا باقی ہے کہ روح ان تینوں میں سے کس میں شامل ہے مختلف اشخاص کے مختلف خیالوں سے یہ تو صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسکے پورے پورے بیان سے قاصر ہیں اور اسکے فلاسفی سے کم و بیش ناواقف۔ چنانچہ مشہور شنکر [illegible] روح کو [illegible] کہتے ہیں یعنے اوپر کے مسئلے کے مطابق انکا یہ گمان ہے کہ ایک ہی روح ہے جو کہ ہر جگہ حاضر ہے اور دنیا ظہور کا رہی ہے۔ ہم اس فلسفی سے اپنا اتفاق ظاہر نہیں کر سکتے کیونکہ جیسا ہم پچھلے مضمون اور اس مضمون کے آغاز میں یہ بات کہہ چکے ہیں کہ اسکے ساتھ بڑے بڑے اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ روح کی ایک صفت علم ہے جسکو گیان کہتے ہیں جسمیں گیان نہیں وہ روح نہیں اور جہاں گیان پایا جاتا ہے وہاں بالضرور یہ بھی مان لینا پڑتا ہے کہ روح موجود ہے گیان روح کی ذات کی ایک لازمی صفت ہے۔ اگر روح میں سے گیان نکال دیا جاوے تو روح روح ہی نہیں رہتی یہ سب ہندو فلاسفی تسلیم کر کے امنّا و صدقنا کہتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر ساری دنیا میں ایک ہی روح یعنے روح کل ہے تو علم کل کیوں حاصل نہیں۔ کیوں ایک فرد کو ہمہ کائنات کل موجودات اور حالات کا وہی علم حاصل نہیں جو دوسرے کو ہوتا ہے یا کیوں علم کل حاصل نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ روح بیبھو نہیں ہو سکتی یا تو روح اور علم لازم و ملزوم نہیں یا صرف ایک ہی نتیجہ باقی ہے کہ روح بیبھو نہیں ✤

پھر آتے ہیں [illegible] پنڈت [illegible] وہ یہاں تک کہ معلوم ہوتا ہے روح کو انو مانتے ہیں۔ اور ہم انکے ساتھ بھی اتفاق نہ کر کے یہ کہتے ہیں کہ روح انو نہیں۔ ہم نے اوپر انو کے معنے بیان کئے ہیں کہ جو اپنی ذات و صفات میں نادیدنی ہو یہ تو ظاہر ہے کہ روح کی ذات کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے کیونکہ وہ ایک غیر مادی ہے پر یہ بات بھی صریح ہے کہ روح کی صفات ہر جگہ جہاں روح کی ہستی ہو نمودار ہوتے ہیں۔ پس روح انو ہو نہیں سکتی۔ علاوہ ازیں انو کی یہ تعریف بھی ہے کہ وہ بال کی نوک کے سوویں حصہ کے برابر ہے۔ اگر یہ درست ہو تو بھی روح انو ہو نہیں سکتی کیونکہ وہ اپنی ذات میں محدود ہو کر اول تو مجسم ہو جائیگی دوئم اگر وہ خود بال کی نوک کے سوویں حصہ کے برابر ہو تو کیونکر اسکو کل بدن (سر پیر) کا علم ہو سکتا ہے پھر یعنے ایسے اشخاص بھی ہیں جو کہ [illegible] کیونکہ روح نہ تو بیبھو نہ انو ثابت ہو سکتی یہ کہتے ہیں کہ روح مدھم ہے۔ مدھم وہ ہے جو محدود ہو اور جو محدود ہوتا ہے اسکے حصہ بھی ہوتے ہیں۔ اس خیال کے مطابق روح انسان کے کل بدن میں ہر جگہ موجود تو ہے پر یہاں اسکا ایک حصہ اور وہاں اسکا دوسرا

یہ مسئلہ بھی مسئلہ تناسخ کے عین خلاف معلوم ہوتا ہے ہنود اسبات پر بڑا زور دیتے ہیں اور حقیقت میں انکے مذہب کا اصول بھی اسی بات پر مجبور کرتا ہے کہ جیسے انسان اس جسم میں کرتا ہے ویسا ہی دوسرا اسکا جنم ہوگا مثلاً اگر کوئی شخص وہ کام کرے جو کہ اچھے ہیں تو اسکا جنم بھی اعلیٰ ہوگا جیسے شودر سے برہمن۔ یا برہمن سے رشی وغیرہ۔ اور اگر اسکے کرم برے ہوں تو اسکا جنم بھی ادنیٰ ہوگا مثلاً برہمن سے شودر اور شودر سے مطلق حیوانوں میں۔ سو کیونکہ روح کل بدن میں موجود ہے تو ظاہر ہے کہ اسکا وجود بھی اتنا ہی ہوگا جتنا کہ وہ بدن ہے جسمیں وہ موجود ہے۔ پس دوسرے جنم میں جبکہ انسان کی روح ہاتھی میں چلی گئی تو ہاتھی کا اتنا حصہ خالی رہتا ہے جسمیں روح نہیں یا اگر کیڑے میں جا گھسی تو اسمیں روح کا حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ لیکن اسکا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ اسخیال والے روح کو فانی مانتے ہیں اس قاعدہ کے موافق کہ جو شے حصہ رکھتی ہے وہ فانی ہے اور روح مدھم ہونیکے سبب حصہ رکھتی ہے تو روح خود بھی فانی ہے۔ اس خیال کی تردید میں بہت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں مگر اتنا کہنا کافی ہوگا کہ یہ ہنود کی صفات کے منافی اور خود روح کے صفت کے خلاف ہے۔ اگر یہ مانا جاوے کہ روح کی ہستی وجود موجودہ کے ساتھ ہی تمام ہو جاتی ہے تو خدا کی قدوسیت حلم اور عدل قائم نہیں رہتا۔ اور انسانی روح کا تقاضا بھی پورا نہیں ہے کیونکہ انسانی روح چاہتی ہے کہ باقی رہے چنانچہ ایک جگہ روح کی خواہش بیان کرتے ہوئے ایک ہندو حکیم یوں کہتا ہے کہ اسکی تین اعلیٰ خواہشیں ہیں۔ امرتا۔ اروگیہ (آزار) ہونا۔ نہ مقید ہونا ✤

پس مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہے کہ روح نہ بیبھو نہ انو نہ مدھم۔ اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو دست روح کی حقیقی صفت سے ناواقف ہیں ✤ باقی آئندہ راقم فقیر محمد حنیف

ذات سے [illegible]

بقیہ واقعات مسیح

چوتھا باب

یوسف اور بیوی مریم کا مسیح کو ساتھ لیکے مصر کو بھاگ جانا

۱ گو ہیرودیس نے مجوسیوں کو واپس آکے مسیح کے واقعات سے اطلاع دینے کی تحریک کی تھی مگر وہ واپس یروشلم کو نہ گئے کیونکہ اللہ نے خواب میں اُنہیں سیدھے اپنے وطن کی طرف چلے جانیکی ہدایت کی تھی ۔

۲ ہیرودیس نے چند روز تک مجوسیوں کی انتظاری کی مگر اسکا مطلب پورا نہ ہوا۔ اُسنے جانا کہ مجوسیوں نے ہمیں دھوکھ دیا جس سے وہ آتش غضب ہوا اور بیت اللحم میں اور بیت اللحم کے پرگنہ میں دو برس سے کم عمر کے جسقدر ننھے ننھے لڑکے تھے ایک لخت انکی جانیں تلف کروائیں ۔ اور اسکو یہ حال معلوم نہیں ہوا کہ ایک ادنی امر کا نتیجہ اتنا بڑا ہوگا ہیرودیس کے واقعات یوسیفس نے لکھے ہیں مگر وہ اپنی کتاب میں بچوں کو قتل کروانیکا واقعہ نہیں لکھتا۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ متی نے اپنے دل سے گھڑ کے یہ واقعہ لکھ دیا ہے مگر یہ خیال انکا محض بے اصل ہے کیونکہ مصنف موصوف نے اس کتاب میں ہیرودیس کے اور واقعات بھی قلمبند کئے ہیں جنکے مقابلہ میں بچوں کے قتل کا واقعہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ ہیرودیس کی طبیعت میں بدظنی اور مار دھاڑ بہیری کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھیں اسلئے اسکی تلوار بے گناہ لوگوں کے خون سے ہر وقت آلودہ رہتی تھی چنانچہ اس بد باطن سخت دل ظالم بادشاہ نے صرف بدگمانی کے سبب اپنی بیوی کو اپنے بھائیوں کو اپنے تین بچوں کو قتل کر دیا۔ اپنی عمر میں حکم دے رکھا تھا کہ جب میری موت کا وقت قریب پہنچے تمام اراکین سلطنت اور مصاحب قتل کئے جائیں کیونکہ انکو میری موت سے خوش ہونیکا موقع نہ ملیگا۔ اس بدطینت راکھشس نے بیت اللحم کے چھوٹے قصبے کے بے گناہ لڑکوں کو قتل کروایا اپنے بیٹے کی جان لی مگر ان مظلوموں پر مطلق رحم نہ کیا بیت اللحم گویا خانہ ماتم ہوگیا تھا چاروں طرف سے مظلوموں اور بیکسوں کے رونے کی آوازیں آرہی تھی '' رامہ میں رونے اور ماتم کی آواز سنائی گئی '' تمثیلی زبان میں یوں کہا گیا کہ گویا راحیل بیوی یعقوب کی گویا قبر سے اُٹھیں ہیں اور وہ اپنے لڑکوں پر روتی ہیں اور تسلی نہیں چاہتی تھی اسلئے کہ وہ نہیں ہیں ۔

۳ ہم ہیرودیس کی زندگی کی حالات کسیقدر اور زیادہ لکھنا چاہتے ہیں لہذا تھوڑی دیر کے بعد ہم بتلادیں گے کہ ہیرودیس کے بیجا غضب سے خدا کا اکلوتا بیٹا کون سی لطیف راہ سے بچ گیا ۔

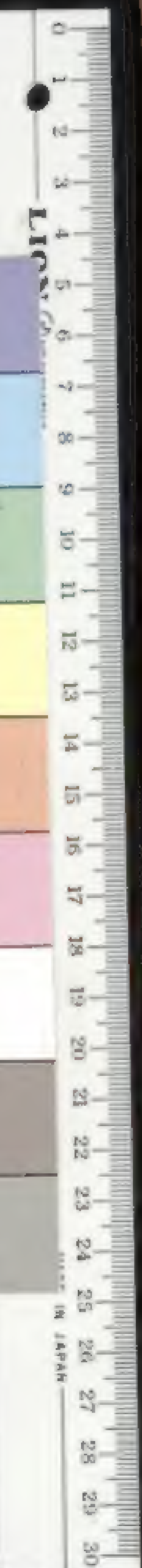
۴ جس زمانہ میں ہیرودیس نے بچوں کو قتل کروایا یہوداہ اور متھیاس نامی دو مشہور عالموں نے افواہاً ہیرودیس کے مرنے کی خبر سنتے ہی اپنے شاگردوں کو سنہری عقاب کی جو ہیکل کے بڑے پھاٹک پر نصب کیا ہوا تھا گرا دینے کی تحریک کی مگر وہ اپنے مطلب پر کامیاب نہوسکے ۔ جب یہ خبر ہیرودیس نے سنی اُنکے چالیس شاگردوں کو زندہ آگ میں جلا دینے کا حکم دیا ۔

۵ اب وہ وقت آگیا کہ ہیرودیس اپنے بکاموں کا پھل پاوے ۔ وہ دفعتاً ایک مہلک عارضہ میں مبتلا ہوگیا جسکے درد سے وہ نہایت ہی مضطرب ہوجاتا تھا وہ درد ایسا تھا جسکی برداشت ہو نہ سکے ۔ اس مرض کا علاج اُسنے خودکشی کے سوا کچھ نہ سوچا پر یہ بھی وہ اپنی مراد پر کامیاب نہو سکا ۔ موت کے وقت جو لوگ اُسکے پاس کھڑے تھے انہیں سے ایک بھی اسکا مونس و غمخوار نہ تھا ۔ ہم اس واقعہ کی کسیقدر اور تفصیل کیا چاہتے ہیں ۔ جب ہیرودیس کی موت کا وقت قریب پہنچا اُسنے اپنے خاندان کے رئیسوں کو یریحو شہر میں دعوت کے بہانے سے جمع کیا اور ایک گھر میں بند کروا کے اپنی بہن سلومی کے ہاتھ سے قتل کروایا ۔ ہیرودیس ایسی ایسی حرکتیں کرکے اپنے بکاموں کی جوابدہی کے لئے دوسری دنیا میں چلا گیا ۔

۶ اسکی لاش نہایت خوشبودار چیزوں سے معطر کیا تھا کفن کے کپڑے بھی بیش قیمت تھے ۔ اسکی تجہیز بڑی تزک و احتشام سے کی اسکو ہیرودیم نامی جگہ میں دفن کیا ۔ اسکا مقبرہ مسیح کی ولادتگاہ سے دور تھا ۔ اسکے مرنیکے دن کو لوگوں نے مبارک سمجھا یہاں تک کہ اس تقریب سے مسرت کے جلسے منعقد کئے ۔ اسکے وصیت نامہ نے تخت کے وارثوں میں دشمنی ڈالدی اور آپس میں جھگڑا اور فساد شروع ہوا یہ وصیت نامہ جلد عملدرآمد نہوا ۔ اسکے لڑکے جلاوطن کئے گئے اور پردیس میں بری موت سے مرگئے ۔ اسکی بے اعتدالیوں کے سبب اُسکے خاندان پر خدا کا قہر اور غضب تھا ۔ گو ہیرودیس کی نکاح والی اور بے نکاح والی عورتوں سے دس لڑکے تھے اور پانچ لڑکیاں تھیں تاہم سو برس کے اندر اسکا نسب ڈوب گیا اور کوئی نام لیوا [illegible] باقی نہ رہا ۔

نوٹ - متی نے جب یہ واقعہ اپنی انجیل میں لکھا اُس وقت ہیرودیس کا زمانہ کچھ دور نہ تھا ایسی صورت میں انجیل کے مخالف سکوت کر گئے اور کچھ اعتراض نہ کیا ۔

نوٹ - رامہ ایک شہر کا نام ہے یروشلیم سے سمت شمال میں چھ میل پر واقع ہے اور راستے بیت اللحم و ہیکل جنوب مغرب میں ۔ یروشلیم کے قیدی جمع کئے تھے پھر یہاں سے بابل کو بھیجے گئے تھے ۔ اس وقت قیدی تمام و کمال بنی اسرائیل کی اولاد سے تھے ۔



حفظانِ صحت

حفظانِ صحت کی طرف جدید شائستہ اقوام نے تھوڑے ہی عرصہ سے توجہ کی ہے اور تھوڑی ہی مدت سے اسبارہ میں کوشش کرنی شروع کی ہے چنانچہ اقوامِ یورپ نے جو کہ آجکل روئے زمین پر شائستہ سمجھے جاتے ہیں جب ۱۸۳۲ء میں ہیضہ کا زور وشور ہوا اسوقت عوام الناس کی آنکھیں کھلیں اور اُنکے خیالات خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور حفاظت ابدان کی طرف توجہ کرنا ضروری ہوا اور بعد معلوم ہوا ۱۸۴۲ء میں ایک ایکٹ موسوم بہ وضعیہ تاثیرات اشیاء مضر پاس ہوا جسکے بعد دس بارہ برس کے عرصہ قلیل میں لوگوں کے دلوں پر ایسا گھر کر گیا کہ گویا استقلال و استحکام کے درجہ پر پہنچ گیا اور یہ ایکٹ روز بروز سال بسال اور ایکٹوں کی رو سے تصحیح و ترمیم ہوتا رہا پھر ۱۸۷۵ء میں پندرہ برس کی کامیاب کوششوں کے نتائج سے یہ ایکٹ منسوخ ہوا اور بجائے اسکے ایک جماعت معروف بہ شیرازہ حفظ صحت قائم ہوئی اس مجمع میں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور دور اندیش لوگ شامل تھے انکو اختیار تھا کہ جب کسی شخص کو اشیاء مضرہ استعمال میں لاتے یا کوئی اور کام جو صحت بدن میں خلل انداز ہو کرتے دیکھیں پہلے بذریعہ اطلاعنامہ بند کریں اگر نہ مانے مجرم قرار دیکر گورنمنٹ وقت کے پیش کریں چنانچہ ٹیکا لگانے کے قانون میں حکم تھا کہ ہر شخص ۳ ماہ کے اندر ہی اندر اپنی اولاد کو ٹیکا دلوا دے ورنہ مستوجب چالیس روپیہ جرمانہ ہوگا غرض آج کی گھڑی تک اقوام یورپ نے حفظان صحت کے باب میں وہ وہ ترقیاں کی ہیں جنکو ہم اپنی نظروں سے دیکھ رہے ہیں (عیاں را چہ بیان) لیکن جب ہم ہندوستان کے باشندوں کو دیکھتے اور انکی تمدن پر لحاظ کرتے ہیں تو یہی نظر آتا ہے کہ حفظان صحت نام کو بھی نہیں جانتے گھروں کی صفائی اسی پر کہ صحنوں ہی پر میلے کے ڈھیر لگے رہتے ہیں غسل کا یہ حال ہے کہ جب دو تین دن بھی غسل کے باعث بدن میں کھجلی شروع ہوئی تو نہا لیا ورنہ خیر غذا کا یہ حال ہے کہ جو کچھ آیا سو کھایا نہ ثقیل کا ڈر نہ سریع الہضم پر نظر ہو مکان ایسے کہ ہوا گھڑی گھڑی بوجھل ہو جاتی ہے اے ہندوستان جنت نشان تو کس خواب غفلت میں سوتی ہے گورنمنٹ کب تک تیرا شہر اور ملک صفا کریگی اور کب تک تیری صفائی پر لحاظ کریگی تو ہوش میں آ اور اندرونی حالت پر آپ نظر کر اور خود ہمسایہ اقوام یورپ ہی سے سبق سیکھ کیونکہ دینی اور دنیوی ترقی صحت ہی سے وابستہ اور تعلق رکھتی ہے بھلا جو شخص طرح طرح کی بدنی امراض اور بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہے وہ کیا ترقی کریگا اور ملک کو اس کے وجود سے کیا فائدہ ہوگا۔ بالفعل اسی گفتگو پر ختم ◆ راقم گرامی

شہر ہلاکت

اس شہر کے ایک بڑے کوچہ کا نام نفس پرستی ہے جو کہ شہر کے بیچوں بیچ واقع ہے باشندگان شہر کی اس جگہ بود و باش کرنے سے یہ غرض ہے کہ ہر طرح کی جسمانی خواہشوں کو پورا کرکے خوشی حاصل کریں۔ اسی واسطے وہ کھانے پینے اور ہر طرح کی ہوا و ہوس میں مشغول اپنے کو ہر وقت رکھتے ہیں ◆

میرے مسافر یہاں ایک بڑے مشہور و معروف آدمی قیام رکھتے ہیں میرے دل میں انکے دیدار کا اشتیاق ہوا اور فوراً انکے دولت خانہ کی راہ لی۔ بعد تحقیقات کے معلوم ہوا کہ آنحضرت کا اسم شریف بندہ شکم ہے جو کہ بہت شکم پروری کو سب فرائض سے اعلیٰ سمجھتے ہیں گویا شکم ہی انکا معبود ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ان کے بہادر جناب شراب خوار بھی وہاں ہی تشریف لے آئے جنکا عزیز پیالہ ہو کر حقیقتاً ہیکل کا لیوی بغل میں تھا انکے ہمراہ انکے دوستان مہربان جناب خواجہ شہوت پرست اور حضرت بدکار والیٔ ملک و وزراء اعظم کی طرح ہوتے ہوئے تشریف لائے اور ہوئے جب میں نے انکے چہرہ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان کی آنکھیں زنا سے بھری ہیں اور گناہ سے رک نہیں سکتیں ۲ پطرس ۲: ۱۴ در حقیقت وہ یہ سب خدا کے چاہنے کی نسبت عشرت کے زیادہ چاہنے والے تھے ۲ تمطاؤس ۳: ۴ میرا دل مجھے ملامت کرنے لگا کہ تو یہاں کیوں آیا مگر اسوقت ملک شہر جو کہ یہ مختلف چیزیں اور تماشے مجھے دکھلاتا تھا کہنے لگا کہ کیوں تجھے اپنی تمام ملکیت دکھلاتا ہوں اور جس جگہ کو تو پسند کریگا میں تجھے عنایت کرونگا۔ پھر وہ مجھکو ایک اور بڑے محلہ میں جہاں حضرت ... اور بیوی ناپاکی سکونت پذیر تھیں لے گیا یہاں کے لوگوں کو نہ تو خوف خدا نہ خطرہ جان کا خیال ہے اور ہر قسم کی برائی پر کمر بستہ اور ہر طرح کے کفر بکنے پر آمادہ ہیں۔ اسی محلہ میں باشندگان سدوم و عمورہ جنہوں نے زناکاری عشرت پرستی اختیار کی تھی اور جسمانی خواہشوں کو بغیر خوف خدا پورا کیا کرتے تھے۔ پیدائش ۱۹: ۲۳۔ ۲۴ ◆ یہ وہی جگہ ہے جہاں کہ اس اسرائیلی عورت کا فرزند جسنے خداوند کو ملعون کہا اور اسکے حق میں کفر بکا سنگسار کرکے مارا گیا سکونت رکھتا تھا۔ احبار ۲۴: ۱۱ ◆ یہاں ہی بیلشضر بادشاہ جنہوں نے خداوند کی مقدس ہیکل کے برتنوں میں شراب خواری کی اور اپنے وزیروں اور مصاحبوں کو بھی اس عیب کام میں شریک کیا آخرکار اسی میں مرگ یا ماتے تھے دانیال ۵: ۱-۳۰ جب میں ان مقاموں کو دیکھ چکا اور لوگوں کے چال چلن اور رسومات سے واقف ہوا تو میرا دل بیزار ہونے لگا۔ اور شہر کے ایک اور کوچے کے ملاحظہ کرنے کا شوق ہوا جو کہ نیکی و خوبی میں مشہور تھا۔ دوسرے

عالیشان مکانات اور پختہ شہر پناہ اور عمدہ عمدہ چوپہلو باغ دکھائی دئے۔ داخل ہوتے ہی دیکھا کہ لوگ بڑے مہذب۔ ذی علم اور بظاہر پرہیزگار اور متقی ہیں۔ بازاروں میں بجز شہد عابد ہی دستار کفر سے ملاقات ہوئی بلکہ برخلاف اُسکے بظاہر پاکیزگی بیرونی محبت واخلاق اور نرم اور ملائم گفتگو دکھائی دی۔ بازار میں دوکانوں پر تختے لگے تھے جنپر مختلف اقسام کے حروف کندہ تھے جب بیشتر پڑھا تو وہ ... ہیں اور تمنا نہ کہ ہول ہو اقول لکھا ہو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اتنے میں ایک مرد خدا بنام راست گو سے ملاقات ہوئی شہر کے حالات دریافت کر کے متعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب ظاہر پرستوں کی دکانیں ہیں جو اپنی روح اور خدا کے جلال کا کچھ بھی فکر نہیں کرتے۔ یہ اپنے کاروبار دنیا میں سرگرداں و مصروف ہیں اور اگر کوئی شخص ان سے عدالت الٰہی یا سزائے گناہ کا ذکر کرے تو سنتے تو ہیں مگر اُنکے کاروبار نے اُنکے دلپر ایسی حکومت کر لی ہو کہ ایسی باتیں اُنکے دل پر اثر نہیں کرتیں۔ یہ باتیں سنتے ہی دل مغموم اور رنجیدہ ہوا اور جب بازار سے باہر جانے کو تھا ایک شخص سے جو کہ وہاں کا ہی باشندہ تھا ملاقات ہوئی۔ وہ مجھے دیکھتے ہی بولا بندگی جناب غریب شریف آپکا یہاں کسطرح آنا ہوا۔ آپ بندہ کے غریب خانہ پر تشریف لے چلئے۔ غلام روکھی سوکھی روٹی جو خود کھاتا ہے آپکی نذر کریگا۔ مگر راست گو نے فوراً مجھے کہا کہ یہ جائے ظاہری اخلاق آباد کہلاتا ہے اور یہاں کے باشندے جو منہ سے کہتے ہیں ویسے نہیں کرتے۔ تم مسافر ہو اپنا رستہ لو۔ ان دھندوں میں نہ پڑو۔ یہ تو دنیا کی لالچ میں مرے جاتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ یہاں وہ جوان آدمی جو خداوند مسیح کے پاس راہ حیات کی پوچھنے آیا تھا وہ بظاہر ایک نیک اور شریعت کا پابند تھا مگر

جس میں اُلفت الٰہی ذرا سی رہتا تھا۔ وہ ایک دنیاوی اور زردوست آدمی تھا اور چونکہ خداوند مسیح اور دنیا دونوں کو محبت کرنا مشکل بلکہ محال ہو خالی ہاتھ واپس گیا اور عذاب ابدیکا خریدار ہوا۔ یہاں کے اور لوگوں کا بھی ویسا ہی حال ہو۔ متی ۱۹: ۱۶-۲۲۔ اسوقت میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص سفید پوشاک پہنے بازار میں کھڑا پکار کر یہ کہہ رہا ہو کہ خدا نے جہان کو اسقدر پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ حیات ابدی پاوے۔ اور ایک دو شخص زردہ مرد گناہ و معصیت کا بھاری بوجھ سر پر اٹھائے ہوئے آیا اور اس بشیر سے یوں ہمکلام ہوا۔ اے دوست میں کیا کروں کہ نجات پاؤں۔ بشیر نے کہا خداوند مسیح پر ایمان لاو تو تو اور تیرا گھرانا نجات پاویگا کیونکہ وہ جو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہی حیات ابدی پاویگا۔ میں ضرور نہ ہو نے دونگا میں جانتا ہوں کہ خداوند مسیح جو موا تھا پر اب زندہ ہو مجھے شہر ہلاکت سے رہائی دے۔ حاصل کلام اس بشیر نے وہیں سے راہ شہر سلامتی بتلایا اور کہا کہ سیدھا چلا جا اور گو کہ رستہ بہت تنگ اور پر مصیبت ہے لیکن اگر تو اسپر ثابت قدم رہا تو حیات ابدی پاویگا۔ نیز اس رستے کے آرام کے لئے کل ایک چیز میں جو اس بشیر نے بھی خداوند مسیح ہی سے پائی تھیں اور جنکا بالتفصیل ذکر ہو چکا ہی۔ وہ کیت کا نام ہوا اپنی مسافرت کو طے کرنے لگا۔ لوگ جو کہ یہ ماجرا دیکھ رہے تھے بشیر اور اس مسافر کو بیوقوف اور دیوانہ قرار دینے لگے مگر انہوں نے ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ کاش وہ لوگ جو اب تک شہر ہلاکت میں آباد ہیں اسی طرح اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور مسیح خداوند پر ایمان لاکر حیات ابدی پاویں ✦ آمین۔

ان م ظفر اس از لکھنؤ

خط

جناب ایڈیٹر صاحب دام اقبالہٗ

تسلیم چند سوال حل طلب مرسلہ گمنام میری نظر سے گذرے جیسا کہ خیال خام میں سوال حل کر کے ارسال ہیں مہربانی کر کے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیں ممنون و مشکور ہونگا ✦

(۱) **حل** قیمت فی بوتل ۔۔۔ فی بوتل میوہ فائدہ

۱ : ۱/۲ :: ۱۲ : ۱۱

۱۳/۲ = ۱۱

= عہ ۶ پائی

(۲) **حل** چونکہ اخیر دن جب کیڑا کنبے پر پہنچ جائے کا پھر نیچے نہیں اتریگا پس ۵۲ - ۵ فٹ ۳۲۵ - ۲ = ۲۳ انچ چڑھکر پھر نہیں اتریگا پہلے دن ۱۲ انچ چڑھیگا اور ۶ انچ اتریگا ✦

۔۔۔۔ ۱۲ انچ جسکو کیڑا بحساب ۱۶-۱۲ = ۴ روزانہ کے چڑھیگا کل دن جنمیں ۳۲۹ انچ چڑھیگا ۵ - ۱۶ = ۲۵ - ۲۰ دن اور باقی ۴ انچ لیکن کیڑے کو بعد ۵ دن کے ۱۲ انچ ۴ + ۱۲ انچ = ۵ ۴ انچ چڑھنی ہی آئندہ دن ۱۲ انچ اور چڑھیگا اسلئے ۲۰ دن تک چڑھنے کے بعد ۱۲ انچ باقی رہیں گے اگر ۱۲ انچ بیٹھتے تو ۲۰ گھنٹہ میں چڑھ جاتا لیکن صرف ۴ انچ ہیں اسلئے جواب یہ ہوا ✦

انچ	انچ	فٹ
۳	۱ : ۲۰	:: ۱۲ : ۱۱

۲۰ = ۱۲×۱۱/۳ = ۲۴۰/۳۱ = ۱۱ ۱۹/۳۱

۲۶ + ۲۴ = ۴۲۲

۴۲۲ + ۱۱ ۱۹/۳۱ = ۴۳۳ ۱۹/۳۱ گھنٹہ جواب

(۳) **حل** بہت لمبا ہو اسلئے جواب لکھتا ہوں

زید عمر بکر مجموعہ

۲۰ + ۳۰ + ۴۰ = ۹۰

خاکسار شیخ ... جماعت سوم مشن ہائی سکول ... شہر ...

اخبار تار برقی

اسکندریہ ۲۰ جولائی ۔ مقام ابو قیر کے قلعہ کی فوج نے بجائے اسکو اسکندریہ کے جانے کا حکم ہوا تھا ۔ طلبی اسکا خدیو مصر کے لئے صحیح ہو ۔ اگرچہ بتحقیق عربی پاشا نے مراسلہ سلطان روم کی طرف لکھا ہے جسمیں اسنے اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ میں سوم کی فوج کا مقابلہ کرونگا اگر وہ مصر کی طرف آویگی ✤

شملہ ۲۰ جولائی سلطان روم نے تمام سلاطین یورپ کی یہہ درخواست منظور کی ہے کہ میں اپنی فوج مصر میں امن امان کے بحال کرنے میں امداد کے لئے روانہ کرونگا ✤

بیگم صاحب بھوپال نے مع نواب کے اتفاق رائے کے فوج کا ایک دستہ اور چندہ جنگ مصر میں امن و امان قائم کرنیکے لئے گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں پیش کرنے کی درخواست کی ہے ۔ حضور وایسرائے ہند نے اس دیا کیلئے بیگم صاحبہ ممدوحہ کا دلی شکریہ ادا کیا ہے ۔ اور اطلاع دی ہے کہ بالفعل فوج کی خدمات کا کوئی موقع پیش نہیں آیا ہے ✤

لنڈن ۲۰ جولائی کل رات ہوس آف کامنس میں مسٹر گلیڈسٹون نے اپنے ایک بیان میں گورنمنٹ کے برخلاف جو مخالفین نے بے اتفاقی کا الزام لگایا تھا اُسکی تردید کی ہے اور بیان کیا ہے کہ فرانس کے ساتھ بگاڑ کرنا عام یورپ میں جنگ کا باعث ہوگا ۔ اور یہہ بھی کہا کہ سلطان روم سے امید کرتا ہوں کہ عربی پاشا کو باغی مشتہر کریگا ۔ ڈیوک آف کنٹ سرگارنٹ وسلی صاحب کے اسٹاف کے ساتھ مصر کو جاینگے ۔ امیر البحر صاحب نے خدیو مصر کی طرف لکھا ہے کہ انگریزوں کا منشا فتح کا نہیں بلکہ امن قائم کرنیکا ہے امید کیجاتی ہے کہ ابو قیر کا قلعہ چند روز کے اندر لیا جاویگا ۔ خبر ہے کہ عربی پاشا مقام دمنہور میں

بازرہا اور نے جانے والوں کو چھوڑ کر چلا گیا ہے اور کسی نے اُسکو نہیں دیکھا ✤

قسطنطنیہ ۲۰ جولائی ۔ باب عالی کو اس امر کے اظہار دینے وقت کہ ترکی فوج مصر کو بھیجی جاویگی یہہ کہا کہ پیشتر روانگی فوج کے انگریزی فوج واپس ہوگی اور جو انگریزی فوج اسوقت مصر میں ہے وہ بھی وہاں سے واپس بلائی جاویگی ✤

لنڈن ۲۰ جولائی ۔ بوقت دوپہر خبر ہے کہ عربی پاشا نے درخواست کی ہے کہ میں اس شرط پر تابعداری اختیار کرونگا جب مجکو اور میرے ساتھیوں کو جوں کا توں حال پر خانقاہ میں رہنیکی اجازت دیجاوے ✤

لنڈن ۲۰ جولائی ۔ بوقت صبح ۔ ابو قیر کا قلعہ ناپیرنگ مفتوح کیا گیا ہے ۔ روم کا دفعتاً مصر میں دخل دینے کی رضامندی پرنس بسمارک کی تحریک سے ہوئی تمام سلاطین عظام کا نفرنس کے اس تجویز پر قائم ہیں کہ سلطان روم عربی پاشا کو باغی مشتہر کرے ✤

لنڈن ۲۰ جولائی بوقت شام ۔ آج شام کو مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لارڈ ڈفرن صاحب کو ہدایت ہو چکی ہے کہ سلطان روم سے استدعا کیجاوے کہ عربی پاشا کو باغی مشتہر کرے اور تو فیق پاشا کو پیشتر اس سے کہ ترکی فوج مصر کی طرف روانہ ہو سمجھا دے ۔ اور لارڈ گرانول صاحب نے ہوس آف لارڈس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بیقاعدہ جنگ وقت عربی پاشا اور انگریزوں کے درمیان ہو رہی ہے لیکن یہہ امر جاری جنگی تیاریوں میں توقف ڈالنے کے لئے کوئی معقول عذر نہیں ہے ✤

قسطنطنیہ ۲۰ جولائی ۔ کانفرنس اب تک اجلاس کر رہی ہے لیکن پہلا اجلاس خبر کا نون ہو کیونکہ ترکی سفیر اپنی گورنمنٹ سے ہدایت حاصل کرنیکا منتظر ہے ✤

اسکندریہ ۲۰ جولائی ۔ قاہرہ کے وکیلوں کی گفتگو نہایت پروزور الفاظ کے ساتھ ہوئی انجام یہ ہوا کہ فقرے استعمال کئے اور عربی پاشا کی جانبداری کرتے رہے ۔ شریف پاشا اسکندریہ میں پہنچ گیا ہے ✤

لنڈن ۲۰ جولائی ۔ بوقت صبح خبر ہے کہ سر گارنٹ وسلی صاحب سخت علیل ہیں ✤

لنڈن ۲۰ جولائی بوقت شام ۔ سکاچ فوسلیئرز گارڈز مصر کی جانب روانہ ہوا ہے ✤

اسکندریہ ۲۰ جولائی ۔ قاہرہ کے ایک سرکاری مراسلہ میں بیان ہے کہ بارہا مجلسیں منعقد ہوتی ہیں اور انکی غرض یہہ ہے کہ عربی پاشا کو سنبھالنا چاہیے جبتک بافراغت امن نہو جاوے اور یا یہہ معاملہ رفع دفع نہو جاوے بعض لوگ پورٹ سعید کی قلعہ بندی کر رہے ہیں ✤

پیرس ۲۰ جولائی ۔ فرانس کی بحری اور جنگی تیاریاں جو مصر کے لئے کیجاتی تھیں بند ہو گئی ہیں ✤

روم ۲۰ جولائی ۔ انگلستان کی درخواست کے جواب میں اٹلی نے مصر میں امن و امان کے بحال کرنے میں امداد دینے سے انکار کر دیا ہے ✤

قسطنطنیہ ۲۰ جولائی لارڈ ڈفرن اور سلطان روم کے درمیان آجکل جو رسالت ہے وہ قابل اطمینان نہیں ہے ✤

اسکندریہ ۲۰ جولائی سیرن ڈی لیسپس صاحب سعید میں ہیں اور ہمارے اہل جہاز کو وہ نہر اُترنے کی اجازت نہیں دی ہے ✤

لنڈن ۲۰ جولائی بوقت صبح ۔ پرنس آف ویلس نے خواہش ظاہر کی تھی کہ جنگ مصر میں شریک ہوں لیکن حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی مرضی کے باعث شمولیت جنگ چھوڑنی پڑی ۔ سر گارنٹ وسلی صاحب کو صحت ہوتی جاتی ہے ✤

لنڈن ۲۰ جولائی بوقت شام ۔ شملہ میں خبر ہے کہ

آج مصر کیجانب روانہ ہوا بٹالین نمبر ۱ گورڈن ہائیلینڈرز ۶ اگست کو روانہ ہوگا۔ ہورس گارڈز ی ۷ اگست کو روانہ ہوگی۔ مصر کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا کہ جہاز موسومہ بہاڑیت بیتا اور کیرسنٹ مقام اسمیلیہ میں مقیم ہیں اور اہل جہاز کی ایک فوج وہاں اتری ہے۔ لکھا ہو کہ نہر کا ... قبضہ لیا ہے +

میرٹھ ۲۱ جولائی بنگال لینسرز نمبر ۱۳ کے عین قریب آج شام کو مسرور ہی ریلوں میں جو ... وہ کچھ چھوڑی گئی تھیں جنگ مصر کے لئے میرٹھ سے بمبئی کیجانب روانہ ہوئے ہیں۔ وہ افسر جو ان ریلوں میں تھے کرنل کمانڈر رجمنٹ ... کپتان ڑین اور لفٹنٹ کلن ہیں ایڈجوٹنٹ ... کل شام کو لفٹنٹ کورٹ ... ڈاکٹر اور ... صاحبان کے زیر تحت روانہ ہونگے۔ فوج کے سپاہی اور گھوڑے کارزار کے لئے برجستہ تھے۔ سوار پرجوش تھے۔ روانگی کے وقت بڑے نعرے بلند کئے بنگال لینسرز نمبر ۱۳ کا ملاحظہ چند روز ہوئے کہ جنرل ہرابٹ صاحب نے فرمایا تھا اور اس فوج کے سپاہیانہ صورت نے بڑی تعریف حاصل کی۔ کنگز ڈریگون کا ڈنر اور پنجاب نیو انفنٹری نمبر ۲ کے بینڈ باجے ریلوی اسٹیشن پر موجود تھے۔ ان خاص ریلوں کی روانگی مسٹر ڈیوڈ ماس صاحب ... منیجر ... اور ... اور کپتان گزلی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل کے اہتمام سے ہوئی +

میرٹھ ۷ اگست۔ بنگال لینسرز نمبر ۱۳ کی قوت ... سپاہی اور ... سو ... گھوڑے ساتھ ... سائیس ... اور ... خچر اور ... گاڑیاں اسباب کی ہیں۔ ہر ایک ریل آدھے گھنٹہ میں لادی گئی اور روانہ ہونے کے لئے تیار کی گئی۔ پنجاب ... نمبر ۲ ... اگست کو جالندھر سے دو خاص ریلوں میں کراچی کی طرف روانہ ہوگی +

لودیانہ

موسم کی حالت نہایت عمدہ ہے کیونکہ موقع بموقع بارش اور موقع بموقع دھوپ ہوتی رہی ہے ۲۳ جولائی کو شام کے وقت آنریبل ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر صاحب پریسیڈنٹ کمیشن تعلیم ہندا کی جانب سے یہاں رونق افروز ہوئے۔ ۲۴ جولائی کو صبح کے وقت جناب ہنٹر صاحب نے معہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورنمنٹ اسکول و مشن اسکول کا معائنہ فرمایا اور بعد اسکے کرسچن گرلز سکول کو بھی ملاحظہ کیا۔ سننے سے آیا ہے کہ صاحب ممدوح نے مشن اسکول کی اول جماعت کا امتحان لیا اور ایک مختصر سی عبارت کا ترجمہ انگریزی سے اردو میں کرایا۔ طالب علموں نے سلیس اردو میں ترجمہ کر دیا۔ صاحب موصوف نے چند چاہا کہ اس عبارت کو ہندی بھاشا میں ظاہر کریں مگر یہ طالب علم نہ کر سکے۔ ایک کاشمیری طالب علم سے فرمایا کہ تم اسکو اپنی مادری زبان میں ترجمہ کرو اسنے اردو میں کر دیا اور اس فعل کے جواب پر کہا کہ اگرچہ میں کاشمیری ہوں مگر میری مادری زبان اردو ہے۔ اب اس موقع سے صاف ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اکثر باشندگان پنجاب ہندی بھاشا بولتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ ہندی پنجاب کی مادری زبان ہے سخت غلط کاری کر رہے ہیں کیونکہ ... انہوں نے ... کر دیا ہے کسی عربی یا فارسی مکتب یا اسکول میں تعلیم نہیں پائی ہر ... کچھ انکی زبان ہے وہ انہوں نے اپنے گھر ہی میں حاصل کی ہے اور جس حال کہ یہ اردو ہے تو معلوم ہوا کہ انکی مادری زبان یہی ہے۔ ۲۴ کو شام کے ... بجے ڈاکٹر ... صاحب نے ... انگلش ... ایسوسی ایشن کے قاعدہ پر میونسپل ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں شہر کے شہزادگان و حکام ضلع و مسلمان و ممبران میونسپل کمیٹی وغیرہ وغیرہ رونق افروز تھے۔ اہل ہنود کیطرف سے ایک عرضداشت جسکا ... ہے ... کا باشندہ تھا ... عرضداشت بھی ... کر کے دوسرے شہر سے ... زبان میں آئی تھی ... آئندہ میں ... ہم کچھ ... کرینگے ... پیش ہوئی عرضداشت کے بعد پریسیڈنٹ صاحب نے دریافت کیا کہ یہ میموریل کس کی طرف سے ہے۔ اسپر کسی اہل ہنود نے کہا کہ یہ شہر اور میونسپل کمیٹی کیطرف سے ہے۔ اسپر نواب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے فرمایا کہ کیا اہل اسلام ممبران کمیٹی بھی ... تو کہنا پڑا کہ اہل ہنود کیطرف سے ہے اور ... کی تائید میں ... پیش ہو سکے۔ اہل ہنود کے ۳۴۳ دستخط (جسمیں شیر خوار بچے بھی شامل ہیں) ثبت تھے۔ بجواب کہ اہل اسلام کیطرف سے کوئی میموریل پیش نہ ہوا اگرچہ حاضرین جلسہ میں بہت سے باوقار اہل اسلام حاضر تھے صرف ایک صاحب نے اردو ہندی کی بحث ... فرمایا کہ میرے پاس ایسی ہی ... میموریل پانچ چھپ چکے ہیں جنپر ایک لاکھ دستخط ثبت ہو چکی ہیں ۶۰ ہزار ہندی کی تائید میں اور ۴۰ ہزار اردو کی تائید میں ہیں +

اعلان

ناظرین باتمکین اور اپنے مہربان کارپردازوں صاحبان کو بذریعہ اشتہار اعلان دیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کسی صاحب کو ... اجراء اخبار نورافشاں ارسال فرمانا یا ایڈیٹوریل خط و کتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ ایڈیٹر ایم وہلی صاحب سے مشن پریس لودیانہ کے نام پر کریں البتہ روپیہ پیسہ کا حساب وکتاب متعلقہ اخبار بھی میری تحویل میں ہے سو اسبارے میں ہر ایک صاحب کو مجھسے مخاطب ہونا چاہئے اگر نورافشاں کے نامہ نگاران اپنے اپنے مکتوب الیہ کو پہچانکر بہ ترتیب خط و کتابت نہ کریں تو کاتب مکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اس صورت میں نورافشاں کا ذمہ وار ہونا سخت دشوار ہے +

المشتہر
پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا